سوال

رہ کیسے (265)؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سے متعدد ساتھی ایک مشترکہ خط میں لکھتے ہیں کہ ہم چند ساتھی ''صراط مستقیم'' کا ہر ماہ باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ کا جریدہ ماشاء اللہ بہت اچھا ہے اور ہم تشنہ لوگوں کی پیاس بجھا رہا ہے۔ ہم اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پرفتن دور میں مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کے بارے میں کیا ارشادات ہیں جبکہ بکر ہر بات پر قسم کا کھاتا ہے اور پھر اس قسم کو توڑتا رہتا ہے۔ وہ اس فعل وک ان گنت مرتبہ دہراتا رہتا ہے اور آخر وہ ایک دن مکمل توبہ کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ گزشتہ تمام قسموں کا کفارہ ادا کرے جب کہ اسے یاد نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی قسمیں توڑی ہیں۔ ایسی صور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

پ نے قسم کے بارے میں جو پوچھا کہ اگر بکر بار بار قسم کھا کر توڑتا ہے تو اس کے کفارے کی شکل کیا ہوگی۔ یہاں پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی نیت کیا ہے۔ اگر وہ یوں ہی عادتاً بار بار قسم کھاتا ہے یا قسم کے الفاظ کثرت سے بولتا رہتا ہے تو اس پر تو سرے سے کوئی کفارہ نہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے :

خِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغوِ فى أَيمـٰنِكُم...٢٢٥... سورة البقرة

اور اگر وہ قسم کی نیت سے ایسے الفاظ کہتا ہے۔

ر اسے توڑتا ہے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور جو اس نے بار بار قسمیں کھائی ہیں اگر وہ ایک ہی کام یا معاملے کے بارے میں ہیں تو پھر آخر میں ایک ہی قسم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر مختلف معاملات میں الگ الگ قسمیں کھاتا رہا ہے تو پھر الگ الگ کفارہ ہوگا اور اگر اسے یاد ہی نہیں کہ اس نے کتنی بار قسمیں توڑی ہیں

ارہ ادا کرنے کی اشکال درج ذیل ہیں :

شاد قرآنی ہے: ''کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلایا جائے جیسا کہ تم خود اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا مساکین کو کپڑے پہنا دے یا ایک غلام آزاد کردے. جس کو یہ چیزیں میسر نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔'' (المائدہ : ۸۹)

مقدار واضح ہے کہ دس مسکینوں کو ایک بار بٹھا کر کھانا کھلا دے یا ایک مسکین کو دس بار کھانا کھلا دے یا اس کھانے کے برابر رقم دے دے 'جس سے وہ دس مرتبہ کھانا کھا سکتے ہیں یا دس مساکین کو کپڑے بنوا کردے۔ اگر یہ مالی کفارہ ادا کرنے سے قاصر ہے تو پھر تین دن لگاتار روزے رکھ کر قسم توڑنے کا ک

جہاں تک مستحقین کا سوال ہے تو اس کا حقدار وہ سارے لوگ ہوسکتے ہیں جن کے پاس کھانے پینے کے لئے ضرورت کے مطابق سامان نہیں اور جو ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص562

محدث فتویٰ